# اردو / URDU

(کمپلسری) / ( Compulsory )

| | | |
|---|---|---|
| کل مارکس : **300**<br>*Maximum Marks* : **300** | Civil Services (Main)<br>Examination, 2026 | مقررہ وقت : **3** گھنٹے<br>*Time Allowed* : **3** *Hours* |

## سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

**برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں :**

تمام سوالوں کے جواب لکھنے ہیں۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کا نمبر اس کے سامنے درج ہیں۔

جواب **اُردو** (فارسی رسم الخط) میں لکھیے اگر سوال میں کوئی الگ سے ہدایت نہ ہو۔

سوالوں کے طے شدہ الفاظ میں ہی جواب دیں۔ الفاظ کی تعداد حد سے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔

اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اس پر کاٹ کا نشان لگا دیں۔

## Question Paper Specific Instructions

***Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :***

*All questions are to be attempted.*

*The number of marks carried by a question / part is indicated against it.*

*Answers must be written in* ***URDU (Urdu script)*** *unless otherwise directed in the question.*

*Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.*

*Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.*

1Q. مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر چھ سو (600) الفاظ پر مشتمل ایک مضمون تحریر کریں : 100

(a) ہندوستان کا تصور اور ہمارا مستقبل

(b) ڈیجیٹل دور میں شہریوں کے فرائض

(c) ہندوستان میں خلائی تحقیق اور مریخ مدار مشن

(d) صحت کی خدمات کی دستیابی اور معیاری صحت

2Q. مندرجہ ذیل عبارت کو پوری توجہ سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے واضح اور جامع زبان میں جواب دیں : 12×5=60

خوف کا، غم کے زمرے میں وہی مقام ہے جو جوش کا خوشی کے زمرے میں ہے۔ جوش سے مراد ایسے کاموں کی پُرجوش خوشی ہے جن میں تکلیف یا نقصان برداشت کرنے کا حوصلہ درکار ہو۔ تکلیف یا نقصان کی ڈگری کے لحاظ سے بھی الگ الگ قسمیں ہیں۔ ادبی نقادوں نے انہیں ''جنگی بہادری''، ''سخاوت کی بہادری'' اور ''ہمدردی کی بہادری'' وغیرہ میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سب سے قدیم اور اہم ''جنگی بہادری'' ہے جس میں زخم، تکلیف یا موت کی پرواہ نہیں جاتی۔ یہ بہادری زمانۂ قدیم سے رائج ہے جس میں ہمت اور کوشش اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ لیکن جوش صرف تکلیف برداشت کرنے کے حوصلے سے پیدا نہیں ہوتا اس کے ساتھ پُرمسرت یا بے تابی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ بغیر بے ہوش ہوئے پھوڑا چِروا لینے کو بہادری تو کہہ سکتے ہیں، مگر جوش نہیں۔ اسی طرح خاموش رہتے ہوئے بغیر اپنے بازو یا ٹانگیں ہلائے، ایک شدید ضرب برداشت کرنے کے لیے تیار رہنے کو ''بہادری'' سمجھا جائے گا۔ اور انتہائی شدید ضربوں کے سامنے گھبرانے کو ''استقامت'' سمجھا جاتا ہے۔ ایسی ''بہادری'' اور ''استقامت'' کو صرف اس وقت جوش سمجھا جا سکتا ہے جب بہادر یا صابر شخص خوشی خوشی اس کام کو جاری رکھے جس میں اسے بہت سی ضربیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مختصر یہ کہ جوش پُرمسرت کوشش یا اسکی بے تابی میں نظر آتا ہے نہ کہ صرف مشکل برداشت کرنے کی غیر فعال ہمت میں۔ استقامت اور ہمت دونوں جوش کے ذریعے ہی منتقل ہوتے ہیں۔

ایک خیرات دینے والا شخص دولت قربان کرنے اور اس کے ساتھ آنے والی تکلیف اور مشکل کو برداشت کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔ سخاوت کو صرف اس وقت تسلیم کیا جاتا ہے جب عطیہ دینے والا اپنے عطیے کی وجہ سے اپنی روزی روٹی میں کسی قسم کی مشکل یا تنگی کا سامنا کرے۔ اس مشکل یا تنگی کی حد یا امکان جتنا زیادہ ہوگا، سخاوت اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ لیکن جب تک دولت قربان کرنے کی یہ ہمت دل و جان سے تیاری اور خالص خوشی کی علامت کے بغیر، جوش و جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

جنگ کے علاوہ دنیا میں اور بھی ایسے مشکل کام ہیں جن میں شدید جسمانی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور یہاں تک کہ موت کا امکان بھی ہوتا ہے۔ تحقیق کے لیے برف سے ڈھکے بادلوں کو چھیدنے والے ناقابل تسخیر پہاڑوں پر چڑھنا، قطبی علاقے یا صحرائے صحارا کا سفر کرنا، نامعلوم گھنے جنگلوں میں داخل ہونا، یہ بھی بہادری اور دلیری کے کام ہیں۔ لوگوں نے جس پُر مسرت بے تابی کے ساتھ ان سرگرمیوں میں حصّہ لیا ہے وہ بھی جوش و جذبے کا ہی ایک مظہر ہے۔

(a) جوش و جذبے میں بہادری کے کردار کی وضاحت کیجیے۔ 12

(b) 'استقامت' سے کیا مراد ہے ؟ 12

(c) جوش و جذبہ کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟ 12

(d) پُر مسرت بے تابی اور جوش و جذبے کے باہمی تعلق کو واضح کریں۔ 12

(e) خیرات کے عمل کے لیے خیرات دینے والے کو کیا برداشت کرنا پڑتا ہے ؟ 12

Q3. مندرجہ ذیل اقتباس کی تلخیص ایک تہائی حصّے میں اپنے الفاظ (اُردو) میں تحریر کیجیے۔ کوئی عنوان قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے : 60

اچھا سامع ہونا کسی بھی شخص کے پاس موجود سب سے اہم اور دلکش زندگی کی مہارتوں میں سے ایک ہے۔ پھر بھی ہم میں سے بہت کم لوگ اسے کرنا جانتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ ہم برے ہیں بلکہ اس لیے کہ کسی نے ہمیں سکھایا ہی نہیں اور ایک متعلقہ نکتہ پر یہ ہے کہ۔ ہم میں سے بہت کم لوگوں کو اچھی طرح سنا گیا ہے۔ چنانچہ ہم معاشرتی زندگی میں بولنے کے تو لالچی بن کر آتے ہیں بجائے اس کے کہ سنیں، دوسروں سے ملنے کے تو خواہشمند ہوتے ہیں لیکن انہیں سننے سے گریزاں ہوتے ہیں۔ دوستی ایک معاشرتی خود غرضی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایک اچھا سامع کئی ایسے کام کرتا ہے جو اسکی صحبت کو خوش گوار بنا دیتے ہیں۔ اکثر ہم لاشعوری طور پر کسی ایسی بات کی وجہ سے گفتگو کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جو ہمیں فوری اور کسی حد تک غیر واضح محسوس ہوتی ہے۔ ہمیں کام پر پریشانی ہوتی ہے، ہم زیادہ بلند حوصلہ، کیریئر کے منصوبے سوچ رہے ہوتے ہیں ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ فلاں شخص ہمارے لیے ٹھیک ہے یا نہیں، کسی رشتے میں مشکلات ہوتی ہیں، ہم کسی بات پر کڑھ رہے ہوتے ہیں (بغیر یہ جانے کہ مسئلہ کیا ہے) یا شاید ہم کسی بات پر پُر جوش اور پُر جوش ہوتے ہیں، اگرچہ اس جوش کی وجوہات بیان کرنا مشکل ہوتا ہے۔

درحقیقت یہ تمام مسائل وضاحت کے متلاشی ہیں۔ اچھا سامع جانتا ہے کہ ہم مثالی طور پر کسی دوسرے شخص کے ساتھ بات چیت میں۔ ایک الجھن زدہ، بڑھکی ہوئی ذہنی کیفیت سے ایک ایسی کیفیت کی طرف بڑھیں گے، جو زیادہ مرکوز اور (امید ہے کہ) کم شدید ہو۔ ان کے ساتھ مل کر ہم یہ طے کریں گے کہ اصل میں کیا ہو رہا تھا۔ لیکن حقیقت میں شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ کیوں کہ بات چیت میں اتنی آگاہی اور وضاحت کی ضرورت کا کافی احساس نہیں ہوتا۔ اچھے سامع بہت کم ہوتے ہیں، اس لیے لوگ خود کو دہرانے کے بجائے یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دوسرا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ خوش ہوتے ہیں یا پُر امید، اور ان کی مداخلت دھیان سے سنتی ہے لیکن ان کی مدد نہیں کرتی کہ اور مزید دریافت کر سکیں۔ اچھے سامع مختلف گفتگو کے طریقوں سے اس کے خلاف لڑتے ہیں۔ وہ بولنے والے کے آس پاس منڈلاتے رہتے ہیں۔ وہ حوصلہ افزا چھوٹے تبصرے کرتے ہیں، ہمدردی کی آہ، حوصلہ افزائی کا سر ہلانا۔ دلچسپی کی ایک اسٹریٹجک (ہم) یہ سب کرتے وقت وہ دوسرے کو مسائل کی گہرائی میں جانے کے لیے ابھار رہے ہوتے ہیں۔ وہ کہنا پسند کرتے ہیں "مجھے اس کے بارے میں مزید بتاؤ" یا "تمہیں اس کے بارے میں کیا لگا"؟ اچھا سامع یہ سمجھتا ہے کہ دوسروں کی بات چیت میں اسے

ابہام کا سامنا ہو گا۔ لیکن وہ مذمّت نہیں کرتا، بے صبرا نہیں ہوتا، کیوں کہ وہ ابہام کو ایک عالمگیر اور انتہائی اہم ذہنی مشکل سمجھتا ہے جس میں ایک سچے دوست کا کام مدد کرنا ہے۔

اکثر ہم کسی ایسی بات کے قریب ہوتے ہیں جو ہمیں واقعی پریشان یا پُرجوش کر رہی ہو لیکن اسے بیان نہیں کر پاتے۔ اچھا سامع جانتا ہے کہ ہم تفصیل میں جانے کے لیے حوصلہ افزائی سے بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں، تھوڑا اور آگے بڑھنے کے لیے ہمیں کسی ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو آگے بڑھنے کے بجائے صرف دو نایاب جادوئی الفاظ کہے ''پھر آگے'' ہم کسی بہن بھائی کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں۔ بچپن میں رشتہ کیسا تھا؟ وقت کے ساتھ ساتھ یہ کیسے بدلا؟ وہ متجسس ہوتے ہیں کہ ہمارے خدشات اور جذبات کہاں سے آئے ہیں۔ وہ ایسے سوالات پوچھتے ہیں ''یہ تمہیں خاص طور پر کیوں پریشان کرتا ہے''، ''یہ تمہارے لیے اتنی بڑی بات کیوں تھی'' وہ ہماری تاریخوں کو ذہن میں رکھتے ہیں۔ وہ کسی ایسی بات کا حوالہ دے سکتے ہیں جو ہم نے پہلے کہی تھی اور ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ وہ تعلق کی ایک گہری بنیاد بنا رہے ہیں۔ مبہم باتیں کہنا جان لیوا حد تک آسان ہے۔ ہم صرف یہ ذکر کرتے ہیں کہ کوئی چیز پیاری یا خوفناک، اچھی یا پریشان کن ہے۔ لیکن ہم واقعی یہ نہیں کھوجتے کہ ہم ایسا کیوں محسوس کرتے ہیں۔ اچھا سامع ہمارے لیے اپنے کچھ ابتدائی بیانات کے بارے میں ایک مثبت، دوستانہ شک رکھتا ہے اور ان گہرے رویوں تک پہنچنا چاہتا ہے جو پس منظر میں چھپے ہوتے ہیں۔

(722 الفاظ)

**4Q. مندرجہ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے :** **20**

ہندوستانی ملاح قدیم زمانے سے ہی اپنی جہاز رانی کی مہارت کے لیے مشہور رہے۔ اُنہوں نے سمندری سفر تقریباً 5000 سال پہلے شروع کیا تھا۔ اس وقت سمندری سفر کے لیے صرف چند آلات دستیاب تھے۔ آج کے جدید آلات اس وقت موجود نہیں تھے۔ تاہم قدیم ملاحوں کے پاس شاید زیادہ تیز ہواؤں اور موسم کے انداز کو سمجھنے کی بہتر صلاحیت تھی۔ وہ موسم کے نمونوں کا مشاہدہ کر سکتے تھے، ہواؤں کو سمجھ سکتے تھے اور سیاروں کی مدد سے سمندر کی گہرائی کا تعین پانی کے رنگ سے کر سکتے تھے۔ سمندری حیات کا مشاہدہ کر کے، وہ خشکی کا فاصلہ، اور کبھی کبھی تو کسی ملک کے مقام کا بھی اندازہ لگا لیتے تھے۔ ان دنوں کوئی بحری اکیڈمیاں نہیں تھیں۔ اس لیے اُنہوں نے جو بھی تربیت حاصل کی وہ تجربے کے ذریعے۔ آزمائش اور غلطی کی بنیاد پر تھی۔ اگرچہ کبھی کبھار حادثات ہو جاتے تھے۔ لیکن ان کی ہمت اور خود اعتمادی انہیں متاثر کرتی رہی۔ اسی طاقت کے ساتھ وہ بطور جہاز ران مغرب میں خلیج فارس، افریقہ کے مشرقی ساحل اور مشرق اور بعید مشرق میں

انڈونیشیا، کمبوڈیا، انام، بورنیا اور سیلیبیز جیسے دور دراز جزائروں تک پہنچنے کے قابل ہوئے۔ بحری تربیت کا جدید دور 1920 کی دہائی کے اوائل میں شروع ہوا۔

آزادی کے بعد سے ہندوستان میں تبدیلی کی ایک خوش گوار لہر دوڑ رہی ہے۔ ہندوستان کی شاندار جہاز رانی کی روایت کا سورج، جو چند صدیاں پہلے غروب ہو گیا تھا ایک بار پھر طلوع ہو چکا ہے اور چمک رہا ہے۔ ہندوستانی جہاز رانی اب صحیح سمت کی طرف گامزن ہے۔

**5Q.** درجہ ذیل عبارت کا اُردو میں ترجمہ کیجیے : **20**

Orientation for entrepreneurship has to start right from the schools. In schools, teachers need to highlight the role of entrepreneurship in national development. During college, students must be exposed to business development opportunities and must be trained towards the creation of new enterprises. Parents should encourage their children to take up new ventures after their education. We should cultivate a mindset that 'Idea is wealth'.

The government must create a facilitating environment for the provision of venture capital for innovative ideas without collateral security. Universities and engineering and management institutions should work with banks and other funding agencies towards simplifying procedures for setting up businesses and working with entrepreneurs till the project becomes self-sustaining and viable. Procedures in government should facilitate the spotting and recognition of new Indian talent in entrepreneurship by creating a level playing field for healthy competition. Citizens who can afford it should turn themselves into angel investors or start venture capital organizations to fund such new ventures. Big and small industries need to have an open mind in order to encourage and partner with young entrepreneurs.

Q6. (a) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔ 2×5=10

(i) مثالوں کے ساتھ فعلِ متعدی کی تعریف بیان کیجیے۔ 2

(ii) فعلِ مجہول کی تعریف مثالوں سے کیجیے۔ 2

(iii) مفرد جملہ کی تعریف کیجیے۔ 2

(iv) کلمہ اور مہمل کے فرق کو واضح کیجیے۔ 2

(v) مرکب افعال کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔ 2

(b) درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیے : 2×5=10

(i) سفیر 2

(ii) غلام 2

(iii) وقت 2

(iv) خاتون 2

(v) سبب 2

(c) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے اور مثالیں بھی پیش کیجیے : 2×5=10

(i) نظم معرا کی تعریف بیان کیجیے۔ 2

(ii) قطعہ کی تعریف بیان کیجیے۔ 2

(iii) ردیف کسے کہتے ہیں؟ 2

(iv) جس شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے، اُسے کیا کہتے ہیں؟ 2

(v) مرثیہ میں رجز سے کیا مراد ہے؟ 2

(d) سعادت حسن منٹو کے افسانہ ''ٹوبہ ٹیک سنگھ'' کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ 10